اسلام سچائیوں کا مذہب ہے

یہ بات تو عالمگیر سچائی کا درجہ رکھتی ہے کہ انسانی فطرت کے تقاضوں سے ہم آہنگ اگر کوئی دین ہے تو وہ اسلام ہے۔جدید سائنس اس بات کو مزید نکھارتی چلی جارہی ہے۔یہی وجہ ہے کہ تعلیم یافتہ طبقہ خواہ وہ کسی بھی ملک کا ہو وہ دیگر مذاہب سے بیزار اور اسلام سے قریب تر ہوتا جارہا ہے۔مغربی ممالک خصوصاً امریکہ میں اسلام بڑی سرعت سے پھیل رہا ہے۔ایک نومسلم کی زندگی میں اسلام کیسی تبدیلی لاتا ہے۔زیر نظر مضمون میں اسی کا احاطہ کیا گیا ہے۔

مریم شلان (MARYAM MCLA) تعلق امریکہ سے ہے۔اس نے سات سال تک اسلام کا مطالعہ ومشاہدہ کیا اور بالآخر ۴ جولائی ۱۹۹۹ء کو اسلام قبول کرلیا۔اس کے قبول اسلام کی روداد بھارتی جریدے ''ریڈینس'' میں شائع ہوئی ہے اس کا ترجمہ ذیل میں دیا جارہا ہے۔

آٹھ سال قبل جب پہلی بار میں نے اسلام کے بارے میں سنا تو اس وقت میری عمر ۱۹ سال تھی۔میرے ہمسائے میں ایک مسلمان خاتون رہتی تھی۔جس کے ساتھ اکثر گفتگو ہوتی۔اس نے یہ تو مجھے بتایا کہ وہ مسلمان ہے،مگر اسلام کیا ہے اس بارے میں اس نے کبھی بات نہ کی۔ایک دن میں اسکے گھر گئی مگر اس نے دروازہ نہ کھولا۔اور میں اپنے گھر واپس آگئی۔گھر آکر میں نے اسے فون کیا اس نے معذرت کی۔اور دروازہ نہ کھولنے کی وجہ بیان کرتے ہوئے بتایا کہ وہ نماز پڑھ رہی تھی اس لئے دروازہ نہ کھول سکی۔اس نے دوبارہ گھر آنے کی دعوت دی اور یہ بھی بتایا کہ جب کوئی مسلمان نماز پڑھ رہا ہوتا ہے تو دوران نماز وہ کسی سے بات تک نہیں کرسکتا۔

مجھے یاد ہے کہ اس کے بعد مجھے جب بھی موقع ملتا میں اس سے اسلام کے بارے میں ضرور سوال کرتی۔وہ ایک سحر انگیز شخصیت کی مالک تھی مجھے محسوس ہونے لگا جیسے میری ذات میں اسلام کی کمی ہے۔میں اسے نماز پڑھتے دیکھ کر بہت لطف اندوز ہوتی اسلام کے ساتھ اس کی محبت و وفاداری نہایت متاثر کن تھی۔اس کا تعلق متحدہ عرب امارات سے تھا۔اور ایک دن وہ امریکہ سے واپس اپنے وطن چلی گئی۔اس کے جانے کے بعد مجھے اپنی تنہائی کا شدت سے احساس ہوا۔اسلامی تعلیمات سیکھنے کا کام جاری رکھنے کیلئے اب مجھے خود کوشش کرنا تھی۔اور یہ بہت مشکل تھا کیونکہ میں اس کے علاوہ کسی کو جانتی تک نہ تھی۔

پہلی بار جب میں مسجد گئی تو یہ رمضان شروع ہونے سے پہلے کا دن تھا۔مسجد میں داخل ہوتے ہی میں نے خوشگوار سکون محسوس کیا۔وہاں مسلمان بہنیں مجھ سے بڑی گرم جوشی سے ملیں اور میرے ساتھ ان کا سلوک نہایت مشفقانہ تھا۔میری فیملی ایک خشک مزاج تھی اور اس میں اس طرح کی کوئی پر جوش محبت نہ تھی

میں نے اسلام کے بارے میں کتب کا مطالعہ جاری رکھا مجھے اس وقت تک قطعاً علم نہ تھا کہ ایری زونا (ARIZONA) میں بڑی تعداد میں مسلمان آباد ہیں۔کیونکہ میں نے انہیں ڈھونڈنے کی کوئی کوشش نہ کی تھی۔چار سال بعد میں نے فیصلہ کیا کہ مجھے عربی زبان سیکھنی چاہئے۔اور میں نے عربی زبان کے ایک ٹیوٹر کے پاس جانا شروع کردیا۔یہ میرے لئے ایک نیا آغاز تھا۔میرا ارادہ تو عربی زبان سیکھنے کا تھا مگر میرا ٹیوٹر مجھے عربی سکھانے کے بجائے اسلام سکھانے کی طرف لے جارہا تھا۔مجھے بہت خوشی ہوئی کیونکہ اب مجھے ایک نیا فرد مل گیا تھا جس سے میں اسلام سیکھ سکتی تھی وہ باتیں جو میں نہیں جانتی تھی اس سے معلوم کرسکتی تھی۔میں کتابوں کی نسبت استاد سے تیزی کے ساتھ اور بہتر انداز سے سیکھتی ہوں۔

ذہن میں رہے کہ تاحال میں نے اسلام قبول نہیں کیا تھا۔میں تو صرف سیکھ اور جان رہی تھی۔کہ اسلام ایک مذہب بھی ہے اور مکمل نظام حیات بھی، میں اس وقت تک اسلام قبول کرنا نہ چاہتی تھی جب تک میرا دل اس کے لئے راضی نہ ہو کیونکہ میں جانتی تھی کہ ایک بار میں نے اسلام قبول کرلیا تو میرے آگے زندگی کی ایک طویل شاہراہ ہے۔بطور مسلمان زندگی کی اس شاہراہ پر چلنا اس قدر آسان نہیں ہے۔بطور مسلمان بہت سے فرائض کو ادا کرنا ہوتا ہے۔مثلاً روزانہ پانچ وقت نماز وغیرہ۔مکمل سپردگی کے بغیر یہ ممکن نہیں ہوتا۔

اگرچہ میں ایک مکمل انسان نہیں ہوں مگر شخصیت اس طرح کی ہے جو غلطیوں کو پسند نہیں کرتی۔میں چاہتی ہوں کہ ہر کام صحیح طریقے سے ہو۔

میرا ٹیوٹر مجھے مسجد لے جانے لگا۔وہاں اس نے مجھے کئی مسلمان بہنوں سے متعارف کرایا۔

پہلی بار جب میں مسجد گئی تو یہ رمضان شروع ہونے سے پہلے کا دن تھا۔مسجد میں داخل ہوتے ہی میں نے خوشگوار سکون محسوس کیا۔وہاں مسلمان بہنیں مجھ سے بڑی گرم جوشی سے ملیں اور میرے ساتھ ان کا سلوک نہایت مشفقانہ تھا۔میری فیملی ایک خشک مزاج تھی اور اس میں اس طرح کی کوئی